طبِ نبوی ﷺ کو دلہن کی طرح سجا کر میدانِ عمل میں لانا ہماری طبی جدوجہد کا واحد مقصد ہے

ماہنامہ

اسرارِ تجدیدِ طب فیصل آباد

مارچ ۲۰۱۹ء

زیرِ اہتمام: تجدید طب فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) پاکستان

بیاد: حکیم انقلاب دوست محمد صابر ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: حکیم غلام رسول بھٹہ صدر تحریک تجدید طب پاکستان

خادمِ فن: مبلغ اسلام محمد ظفر اللہ انبالوی

طبِ نبوی، طبِ اسلامی، علاج بالفطرت، علاج بالغذا اور قانون مفرد اعضاء کا شاہکار

تجدید طب فاؤنڈیشن پاکستان کے زیرِ اہتمام بیسواں ششماہی طبی سیمینار

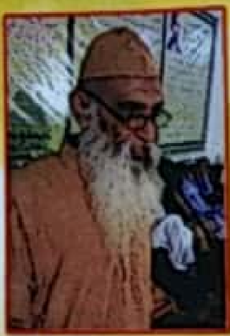

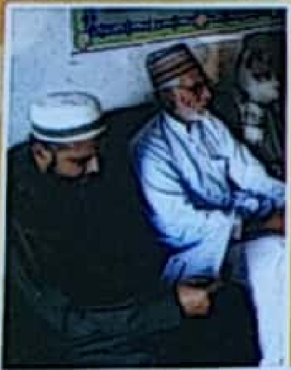

اکابرین طب مفرد اعضاء سٹیج پر تشریف فرما

البرکت دارالشفاء فیضان البرکت فیصل آباد

Scanned by CamScanner

بے معجزہ دنیا میں ابھرتی نہیں قومیں جو ضرب کلیمی نہیں رکھتا وہ ہنر کیا

ماھنامہ

اسرار

تجدید طب فیصل آباد

زیر اہتمام: تجدید طب فاؤنڈیشن پاکستان

جلد یاز دہم (11) مارچ 2019ء شمارہ نمبر 3

صاحبزادہ حکیم معظم فرید

Scanned by CamScanner

ہوا کا مزاج
ایک وضاحت

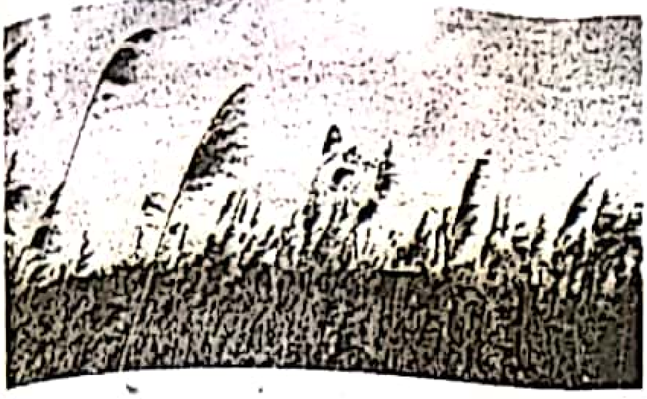

حکیم سید حبیب الرحمٰن خیر پور ٹامیوالی (بہاولپور)

راقم کی کتاب طب مفرد اعضاء تعارف و خصوصیات" پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بعض اطباء نے ہوا کا مزاج گرم تر قرار دیا ہے اور ہوا کا مزاج گرم تر قرار دیا ہے اور ہوا کے خشک سرد مزاج کو بعد والوں کی اختراع قرار دیا ہے۔ راقم کی نظر میں یہ اختراع نہیں بلکہ یہ خود صابر ملتانی کی تحقیق ہے۔ اس بنا پر ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ اس موضوع پر صابر ملتانی کی تحریروں سے رہنمائی لی جائے اور ان کی تحقیقات سامنے لائی جائیں تا کہ ہوا کے مزاج کے بارے میں اتفاق رائے قائم ہو سکے۔

ذیل میں پہلے اس اختلافی تاثر کو اُنہی کی زبان میں پیش کیا جا رہا ہے: "بعض نئے مصنفین و مؤلفین نے محقق بننے کے شوق میں ارکان (آگ، گرم خشک، ہوا گرم تر، پانی سرد تر اور مٹی سرد خشک) کی فطری تریب اور ان کے امزجہ میں بھی اختلاف و تبدیلی بیان کی ہوئی ہے۔ جس سے نئے اور آنے والے وقتوں کے طبی اطباء کے اذھان میں اختلاف و تذبذب پیدا ہو جائے گا اور درست اصول علاج میں تذبذب و ظن اور شک پیدا ہو جائے گا۔

غور فکر کریں کہ اللہ کے فرمان و امر "کُن" جو ہر سے "فیکون" مادہ (اشیاء) بننے کے ارتقائی مراحل میں ارکان (آگ مزاج گرم خشک، ہوا مزاج گرم تر (ایک کیفیت خشکی، تری میں بدلی) پانی مزاج سرد تر (ایک کیفیت گرمی سے سردی میں بدلی) اور مٹی مزاج سرد خشک (ایک کیفیت تری، خشکی میں بدلی) بالترتیب ہیں اور اسی ترتیب سے اخلاط میں:

۱۔ آگ کے قائم مقام صفراء مزاج گرم خشک، حرارت غریزیہ جگر و غدد۔ ۲: ہوا کے قائم مقام خون، مزاج گرم تر و روح و قلب و عضلات۔ ۳: پانی کے قائم مقام بلغم مزاج سرد تر اور رطوبت غریزیہ و اعصاب و دماغ۔ ۴: مٹی کے قائم مقام سودا۔ بنیادی اعضا مزاج سرد خشک ہے، جو کہ بالترتیب ایک سے دوسری کیفیت و حالت ہے۔ مزاج کا فطری و اصولی سسٹومیٹک علاج و اعتدال کرنے والے غور و فکر فرمالیں اور اپنی تحقیقاتی تصنیفات کی درستگی فرمالیں۔ ورنہ آنے والے نو آموز طلباء شکوک میں پڑ جائیں گے اور ان کا عظیم علمی و فنی نقصان ہوگا۔

صابر ملتانی کا طرز تحریر یہ ہے کہ وہ اپنی تحقیقات کے ساتھ ساتھ طب یونانی اور ایلوپیتھی وغیرہ کا موقف بھی پیش کرتے ہیں اور ان کی تحقیقات کا جب طب یونانی کے نظریات سے ٹکراؤ پیدا ہوتا ہے تو وہ ان میں تطبیق کی صورت پیدا کرتے ہیں اور اگر تطبیق ممکن نہ ہو تو پھر علمی دلائل سے اپنی

تحقیقات کی ترجیح ثابت کرتے ہیں اور طب یونانی کے کمزور نکتہ نظر کی وضاحت کرتے ہیں۔

طب یونانی ہوا کو گرم تر رکن (ایورویدک کی اصطلاح میں تت Fundamental Element) تسلیم کرتی ہے جبکہ صابر ملتانی کی تحقیقات میں ہوا کا مزاج خشک سرد ہے۔ صابر ملتانی اپنے طریقہ کار کے مطابق یہاں بھی تطبیق کا راستہ اختیار کرتے ہیں اور ہوا کی اس صورت کو جب حرارت کے اثر سے پانی سے تبخیر کی صورت میں اس کی پیدائش ہوتی ہے، گرم تر مزاج تسلیم کرتے ہیں۔ اسی لئے مبادیات طب میں انہوں نے ہوا کا مزاج گرم تر لکھا ہے اور علم الادویہ ۸۰۷، ۸۰۸ میں بھی انہوں نے طب قدیم کے حوالہ سے گفتگو کرتے ہوئے اس کا مزاج گرم تر لکھا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں: "جہاں تک بودار اشیا کا تعلق ہے، اس میں ہر کیفیت و مزاج کی اشیا پائی جاتی ہیں۔ البتہ ہوا کا ایک ہی مزاج ہے، جو ہمارے قانون طب نے مقرر کر دیا ہے، وہ ہے: گرم تر۔"

صابر ملتانی کی مزید تحقیقات درج ذیل ہیں:

بو اور ہوا

"ماڈرن سائنس نے ہوا کو مرکب عنصر کہا ہے اور تسلیم کیا ہے کہ مختلف گیسوں سے مرکب ہے، جس میں آکسیجن، ہائیڈروجن، کاربن ڈائی آکسائیڈ اور نائٹروجن کی مقدار غالب ہے اور ان کی مقدار میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس کے مقابلے میں طب قدیم بھی گرم تر مزاج اس ہوا کا تسلیم کرتی ہے، جو خالص ہو۔ کیونکہ موجودہ ہوا، جو ہمارے گرد پھیلی ہوئی ہے، یہ کئی چیزوں سے مرکب ہے۔ خالص ہوا کی مثال اس ہوا سے دی جا سکتی ہے، جو آگ یا دھوپ کی گرمی سے لطیف بخارات کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے لیکن اس میں بھی رطوبت کی زیادتی تسلیم کی گئی ہے۔ بہر حال خالص ہوا میں حرارت کا عنصر غالب ہوتا ہے۔"

(علم الادویہ مطبوعہ سلیمانی ص ۸۰۸ مطبوعہ نوری کتب خانہ ص ۱۱۹)

تبخیر کا خالص پن:

تبخیر (گیس) ہوا کی صورت میں ایک خالص رکن اس وقت پیدا ہو سکتا ہے، جب پانی سے پیدا کی جائے اور اس کا خالص پن بھی اس وقت تک رہ سکتا ہے، جب تک اس میں گرمی کا اثر باقی ہے۔ سرد ہونے پر اس میں غیر لطیف اور ناخالص ہوا شامل ہو کر اس کی اپنی طاقت کے مطابق کثیف کر دیتی ہے۔ خالص پانی کے بخارات لطافت کی ایک بہترین مثال ہیں۔ انہی بخارات یا ہوا کا مزاج گرم تر ہے۔ ہر قسم کی ہوا کو ہم گرم تر نہیں کہہ سکتے۔ جب ہوا میں گرمی ختم ہو جاتی ہے تو اس میں برودت کے ساتھ ساتھ کثافت بھی پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس وقت ہوا پانی کی صورت میں قطرے بن کر ٹپک پڑتی ہے، جس کو ہم شبنم، بارش اور اولوں (ژالہ) کا نام دیتے ہیں۔"

(علم الادویہ ص ۱۹۷، پیراگراف نمبر ۳)

حرارت، رطوبت اور گیس تینوں تو تیں ہیں، جو ہر گھڑی زندگی اور کائنات میں پیدا ہو رہی ہیں۔ ان کی پیدائش میں جہاں ایک دوسرے کی ضرورت ہے اور اثر پڑتا ہے، وہاں ایک دوسرے کی کمی بیشی بھی انہی کی وجہ سے اعتدال پر

آتی ہے۔ مثلاً، جب سخت گرمی پڑتی ہے تو بارش آجاتی ہے۔ جب بارش سے ہر جگہ جل تھل ہو جاتا ہے تو تیز ہوا چل پڑتی ہے اور خشک ہو جاتا ہے۔ یاد رہے کہ پانی ہمیشہ ہوا سے خشک ہوتا ہے، گرمی سے خشک نہیں ہوتا کیونکہ گرمی سے تبخیر بن جاتا ہے اور ٹھہرا ہوا پانی متعفن ہو جاتا ہے۔ جب تیز ہوائیں چلتی ہیں تو پھر گرمی شروع ہو کر ان کو بند کر دیتی ہے۔ یعنی ہوا کی تیزی گرمی ہی سے تحلیل ہو سکتی ہے۔ اسی طرح موسم بدلتے ہیں۔ مثلاً، گرمی کے بعد بارش کا موسم (برسات) آتا ہے۔ برسات کے بعد خزاں کی ہوائیں چلتی ہیں اور جب بہار کی ہوائیں چلتی ہیں تو گرمی کا موسم شروع ہو جاتا ہے۔''

(تحقیقات اعادہ شباب ص ۲۱۴، پیراگراف نمبر ۲)

سرخی کیا ہے؟

''اگر کسی سرخ رنگ کی شے کا تجزیہ کیا جائے تو اس میں ترشی، تیزی، خشکی و قوت کی کیفیات، اثرات اور افعال پائے جائیں گے۔'' (علم الادویہ ص ۸۰۲، پیراگراف نمبر ۱)

''ماڈرن سائنس کے ماہرین نے صاف ہوا کو سرخ رنگ سے ظاہر کیا ہے۔'' (علم الادویہ ص ۸۰۲، پیراگراف نمبر ۳)

حرارت کی وجہ سے پانی سے جو بخارات اُٹھتے ہیں، صابر ملتانیؒ نے انہیں گرم تر مزاج کے ہوا کی مثال قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہوا کا اپنی پیدائش کے وقت حرارت کے اثر سے عارضی مزاج گرم تر ہو جاتا ہے مگر یہ اس کا حقیقی مزاج نہیں ہے۔ اگر حقیقی مزاج ہوتا تو یہ باقی رہتا، ختم نہ ہوتا۔ حرارت کا اثر اور یہ عارضی مزاج کتنی دیر برقرار رہتا ہے اور اس عارضی مزاج کو کیا ہوا کا ذاتی اور حقیقی مزاج قرار دیا جا سکتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر حرارت جب پانی پر اثر انداز ہوتی ہے تو اس عارضی حرارت کو سامنے رکھتے ہوئے پانی کا ذاتی اور حقیقی مزاج بھی گرم تر یا تر گرم تسلیم کرنا چاہیے مگر ایسا نہیں ہے بلکہ عارضی حرارت کا اثر ختم ہونے کے بعد اس کا جو مزاج قائم ہوتا ہے، وہ حقیقی مزاج قرار پاتا ہے۔

جیسا کہ صابر ملتانی لکھتے ہیں:

''خالص سیال وہی ہو سکتا ہے، جب خالص پانی کی تبخیر سے حاصل کر کے پھر اس کو گرم کیا جائے یا خالص ابلتے ہوئے پانی کے وہ قطرے، جو شبنم کی طرح دیگچی کے ڈھکنے پر رک جاتے ہیں۔ جب اس قسم کے حاصل کئے ہوئے پانی کا درجہ حرارت اعتدال پر آجاتا ہے تو اس کو ہم خالص پانی کہتے ہیں۔ اس کا مزاج سرد تر ہے۔''

(علم الادویہ ص ۷۹۱، پیراگراف نمبر ۴)

جدید سائنس کی رو سے ہوا کی رنگت کی سرخی بھی ہوا کے خشک مزاج کی دلیل ہے۔ نیز صابر ملتانی کے بقول:

''پانی ہمیشہ ہوا سے خشک ہوتا ہے، گرمی سے خشک نہیں ہوتا کیونکہ گرمی سے تبخیر بن جاتا ہے۔''

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ

1. ہوا اگر گرم تر ہے تو اس سے پانی کیسے خشک ہوگا کیونکہ صابر ملتانی کے بقول وہ گرمی سے خشک نہیں ہوتا۔

2. نیز صابر ملتانی کے بقول جب تیز ہوائیں چلتی ہیں تو پھر گرمی شروع ہو کر ان ہوؤں کو بند کر دیتی ہیں یعنی ہوا کی تیزی گرمی ہی سے تحلیل ہو سکتی ہے۔ اگر ہوا گرم تر ہے تو پھر مزید

کون سی گرمی شروع ہو کر ان کو بند کر دیتی ہے؟ یعنی ہوا گرم تر ہے تو گرمی سے وہ تحلیل کیسے ہوگی؟ وہ تو مزید تحریک پکڑ جائے گی۔

ہوا کا ذاتی اور حقیقی مزاج گرم تر تسلیم کرنے میں یہ قباحت بھی ہے کہ اس صورت میں گرم حیاتی رکن دو بن جاتے ہیں: (1) آگ (2) ہوا۔ نیز خشک سرد حیاتی رکن کوئی باقی نہیں رہتا۔ اگر بعض اطباء کی رائے کے مطابق مٹی کو خشک سرد رکن تسلیم کر لیا جائے تو پھر سرد خشک رکن کیسے قرار دیا جائے گا؟

ہوا کے مزاج میں گرمی تری عارضی کیفیت ہے، جو اس کی پیدائش کے کچھ وقت تک باقی رہتی ہے۔ اس کا حقیقی مزاج خشک سرد ہی ہے۔ اسی لیے صابر ملتانی لکھتے ہیں کہ ہر کیفیت کسی نہ کسی عضو سے متعلق ہے یعنی گرمی غدد سے، تری کا تعلق اعصاب سے ہے اور خشکی کا تعلق عضلات سے ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ پانی کا تعلق اعصاب سے، عضلات کا تعلق ہوا سے اور غدد کا تعلق آگ سے ہے۔" (ملیریا کوئی بخار نہیں ص ۵۳۹)

ان حقائق کو سامنے رکھنے سے ہوا کا خشک سرد مزاج ہی قرین قیاس اور درست قرار پاتا ہے۔ اخلاط کی تعین اور مفرد اعضاء سے ان کا تعلق اور مزاج سے متعلق بعض اطباء نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے، اس کی بھی صابر ملتانی کی تحقیقات سے مطابقت نہیں ہے، جس کی تفصیل درج ہے:

1. ایک تقریظ میں خون کو اخلاط میں شمار کیا ہے۔ طب یونانی بھی خون کو خلط قرار دیتی ہے جبکہ ایورویدک میں خون خلط شمار نہیں ہوتا۔ صابر ملتانی کی تحقیقات کے مطابق بھی خون خلط نہیں ہے بلکہ وہ اخلاط کا حامل اور ان کا مرکب ہے۔ اس میں چاروں اخلاط پائی جاتی ہیں۔

2. ہوا (گیسز) کے رکن کے قائم مقام اور اس کی خلط کے طور پر انہوں نے خون کو رکھا ہے۔ حالانکہ سودا اس کے قائم مقام اور اس کی خلط ہے۔

3. خون کا خلط کے طور پر قلب و عضلات سے تعلق قائم کیا ہے۔ حالانکہ قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق خلط کے طور پر قلب و عضلات سے خون کا نہیں بلکہ سودا کا تعلق قائم ہے۔ خون تو قانون مفرد اعضا کی رو سے اخلاط میں شامل ہی نہیں بلکہ وہ تو اخلاط کا حامل اور مرکب ہے۔

4. ہوا کو گرم تر کہنے والے اطباء نے خون (گرم تر مزاج) کا خلط کے طور پر قلب و عضلات سے تعلق قائم کر کے مزاج بھی گرم تر ثابت کیا ہے اور خون پر بھی ان کا مزاج گرم تر ہی بتلایا ہے۔ حالانکہ صابر ملتانی کی تحقیقات کے مطابق قلب و عضلات کے مزاج میں خشکی کی کیفیت غالب ہے اور ان سے سودا کا تعلق قائم ہے، جس کے مزاج میں خشکی کی کیفیت غالب ہے۔

5. مٹی کے رکن کے قائم مقام خلطِ سودا کو رکھا ہے۔ حالانکہ قانون مفرد اعضاء میں مٹی کے رکن کے قائم مقام خلط سودا نہیں بلکہ الحاقی مادہ ہے۔

6. خلط سودا کا بنیادی اعضا سے تعلق قائم کیا ہے حالانکہ بنیادی اعضا سے سودا نہیں، الحاقی مادہ کا تعلق قائم ہے۔

7. سودا کا مزاج سرد خشک قرار دیا ہے حالانکہ سرد خشک مزاج سودا کا نہیں ہے بلکہ الحاقی مادہ کا مزاج سرد خشک ہے۔ سودا کا مزاج تو خشک سرد ہے۔ (جاری ہے)

Scanned by CamScanner

بے معجزہ دنیا میں ابھرتی نہیں قومیں — جو ضربِ کلیمی نہیں رکھتا وہ ہنر کیا

ماہنامہ

اسرار

تجدید طب فیصل آباد

زیراہتمام: تجدید طب فاؤنڈیشن پاکستان

جلد یازدہم (11) | اپریل 2019ء | شمارہ نمبر 4

Scanned by CamScanner

ہوا کا مزاج ایک وضاحت

حکیم سید حبیب الرحمٰن خیرپور ٹامیوالی (بہاولپور)

ہوا کے بارے ایک حکیم صاحب کی عبارت درج ذیل ہے:

1. آگ کے قائم مقام صفرا، مزاج گرم خشک، حرارت غریزیہ جگر وغیرہ۔ 2. ہوا کے قائم مقام، خون، مزاج گرم تر، روح وقلب وعضلات۔ 3. پانی کے قائم مقام بلغم، مزاج سردتر اور رطوبت غریزیہ اعصاب ودماغ۔ 4. مٹی کے قائم مقام سودا، بنیادی اعضا، مزاج سرد خشک ہے۔

اب ہم صابر ملتانی کی تحریروں کا مطالعہ کرتے ہیں تاکہ ہمیں صورتحال کا حقیقی رخ معلوم ہو سکے۔

(1) جناب حکیم صاحب نے خون کو خلط شمار کیا ہے مگر صابر ملتانیؒ کی تحقیقات کی رو سے خون خلط نہیں ہے بلکہ وہ بلغم، سودا وصفراء اور الحاقی مادہ کا حامل اور ان کا مرکب ہے۔ سرسری تلاش میں صابر ملتانیؒ کی کتب میں نو مقامات پر راقم کی نظر سے یہی تحقیق گزری ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

صابر ملتانی لکھتے ہیں۔ ''خون سُرخ رنگ کا ایک ایسا مرکب ہے جس میں لطیف بخارات (گیسز) حرارت (ہیٹ) رطوبات (لیکوئیڈ) پائے جاتے ہیں۔ یہ ہوا حرارت اور پانی سے تیار ہوتی ہے دوسرے معنی میں سودا صفراء اور بلغم کا حامل ہے۔''

1. تحقیقات امراض علامات۔(صفحہ ۵۳۱)
2. تحقیقات علاج بالغذا۔(صفحہ ۶۳۶)
3. تحقیقات نزلہ زکام۔(صفحہ ۵۷۵)
4. سوانح حیات مع خطابات۔(صفحہ ۵۸)
5. ''یہ سمجھنا کہ خون چار اخلاط سے مرکب نہیں ہے صحیح نہیں بلکہ حقیقت میں خون کی چار صورتیں ہیں اور ہر صورت کے خواص جداگانہ ہیں'' (فرنگی طب صفحہ ۲۴۳)
6. ''جگر میں جب خون پختہ ہو کر چار رنگ اختیار کر لیتا ہے وہاں پر اس کی چار حالتیں بھی نظر آتی ہیں۔ (1) خون کے جھاگ (2) خون کے ذرات (3) خون کی رطوبت (4) خون کی غلظت، جو علی الترتیب صفراء خون، بلغم اور سودا کہلاتے ہیں۔ یہاں اس غلطی کا پھر ازالہ کیا جاتا ہے کہ خون چار اخلاط سے مرکب ہے بلکہ اخلاط خون کی چار صورتوں کا نام ہے جو حرارت بن جاتی ہے'' (فرنگی طب صفحہ ۲۴۵)
7. خون میں ہر قسم کے انسجہ کے مادے پائے جاتے ہیں لیکن سب سے زیادہ جو مادہ پایا جاتا ہے وہ الحاقی انسجہ کا ہوتا ہے۔(تحقیقات سوزش واورام صفحہ ۳۷۰)
8. خون ایک خلط نہیں بلکہ چار اخلاط ہیں (تحقیقات وعلاج جنسی امراض صفحہ ۱۹۷)

Scanned by CamScanner

9. روح طبعی کی پیدائش خون سے ہوتی ہے اور خون اخلاط کا مرکب ہے، اخلاط عناصر سے مرکب ہیں۔ (تحقیقات حمیات صفحہ ۲۱۶)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ صابر ملتانیؒ کی تحقیق کے مطابق خون خلط نہیں بلکہ وہ اخلاط کا حامل اور مرکب ہے۔

(2) حکیم صاحب نے ہوا اور ریاح (گیسز) کے رکن کے قائم مقام اور اس کی خلط کے طور پر خون کو رکھا ہے مگر صابر ملتانیؒ سودا کو ہوا کی خلط قرار دیتے ہیں۔ نمبر 1 میں صابر ملتانیؒ کی چار کتب کے حوالہ سے یہ اقتباس گزر چکا ہے کہ ''خون سرخ رنگ کا ایک ایسا مرکب ہے جس میں لطیف بخارات (گیسز)، حرارت (ہیٹ)، رطوبات (لیکوئیڈ) پائے جاتے ہیں یہ ہوا، حرارت اور پانی سے تیار ہوتا ہے۔ دوسرے معنی میں سودا، صفراء اور بلغم کا حامل ہے''۔

اس اقتباس میں صابر ملتانیؒ نے لطیف بخارات (گیسز) اور ہوا کے مقابل اور اس کی خلط کے طور پر سودا کو رکھا ہے اور خون کو تینوں خلطوں سودا صفراء اور بلغم کا مرکب بتلایا ہے اسے ہوا کی خلط کے طور پر پیش نہیں کیا ہے۔

(3) حکیم صاحب نے خون کو قلب وعضلات کی خلط لکھا ہے۔ جبکہ صابر ملتانیؒ سودا کو قلب وعضلات کی خلط قرار دیتے ہیں۔ صابر ملتانیؒ لکھتے ہیں جب دل کے مزاج کے ساتھ خشکی پیدا ہو جائے تو اس وقت اس کا تعلق اعصاب کے ساتھ ہوتا ہے یہ صورت عضلاتی اعصابی ہوتی ہے کیفیت خشک سرد اور خلط سودا کی پیدائش بڑھ جاتی ہے (علاج بالغذا صفحہ ۶۸۷) یہاں صابر ملتانیؒ نے سودا کو قلب وعضلات کی خلط قرار دیا ہے۔

صابر ملتانیؒ لکھتے ہیں: ''جب بلغم خشک ہو کر سودا میں تبدیل ہوتی ہے تو عضلاتی تحریک شروع ہو جاتی ہے''۔ (سوزش و اورام ۳۹۷)

نیز لکھتے ہیں: ''جب عضلات میں تیزی ہوتی ہے تو سودا و ریاح اور دات بڑھ جاتا ہے'' (تحقیقات ملیریا کوئی بخار نہیں صفحہ ۵۴۰)

خون تو قانون مفرد اعضاء کی رو سے خلط ہی نہیں ہے بلکہ وہ تو اخلاط کا حامل اور مرکب ہے جیسا کہ نمبر 1 میں اس کی تفصیل گزر چکی ہے

(4) حکیم صاحب نے خون کا مزاج گرم تر لکھا اور قلب وعضلات سے خلط کے طور پر اس کا تعلق قائم کر کے انہیں بھی گرم تر ثابت کیا ہے۔ حالانکہ صابر ملتانیؒ قلب وعضلات کا مزاج خشک قرار دیتے ہیں اور ان سے خشک مزاج رکھنے والی خلط سودا کا تعلق قائم کرتے ہیں۔

صابر ملتانیؒ لکھتے ہیں کہ ''جب عضلات حرارت پیدا کرتے ہیں تو خون کے اندر خشکی بڑھنا شروع ہو جاتی ہے'' (تحقیقات اعادہ شباب صفحہ ۴۲۷)

اس سے معلوم ہوا کہ عضلات کے فعل سے خشکی پیدا ہوتی ہے اور سودا کے مزاج میں خشکی کی کیفیت غالب ہے۔

صابر ملتانیؒ لکھتے ہیں کہ ''ہر قسم کی ترشی دل وعضلات پر اثر انداز ہوتی ہے اور تحریک دیتی ہے جس سے خشکی اور ریاح پیدا ہوتی ہے گویا جب دل وعضلات پر تحریک ہوگی تو وہ ترشی سے ہوگی اور نتیجہ میں ترشی اور ریاح

پیدا ہوگی''(تحقیقات علم الادویہ صفحہ ۸۲۹)۔

تحقیقات علاج بالغذا (صفحہ ۷۵۴) سے بھی یہی مفہوم واضح ہوتا ہے۔

صابر ملتانیؒ لکھتے ہیں۔''دل کے فعل میں جب تیزی پیدا ہوتی ہے تو وہ جسم کی رطوبات کو جذب وخشک کرنا شروع کر دیتا ہے۔جس سے جسم میں روح کو طاقت ملتی ہے''۔(تحقیقات علم الادویہ صفحہ ۸۶۷)

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ''ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ہر کیفیت کسی نہ کسی عضو سے متعلق ہے یعنی گرمی کا تعلق غدد سے تری کا تعلق اعصاب سے اور خشکی کا تعلق عضلات سے ہوتا ہے''۔(تحقیقات حمیات صفحہ ۷۱۶)

نیز لکھتے ہیں کہ''جب عضلات میں تیزی پیدا ہوتی ہے تو سودا اور ریاح اور روات بڑھ جاتا ہے''(تحقیقات ملیریا کوئی بخار نہیں صفحہ ۵۴۰)

ان اقتباسات سے معلوم ہوا کہ صابر ملتانیؒ کی تحقیقات میں قلب وعضلات کا مزاج گرم تر نہیں ہے بلکہ اس کے مزاج میں خشکی کی کیفیت غالب ہے اور اس سے سودا کی خلط کا تعلق قائم ہے۔یہی وجہ ہے کہ گرم تر چیزوں کے استعمال سے قلب وعضلات میں تحریک پیدا نہیں ہوتی بلکہ تحلیل پیدا ہو جاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ذاتی مزاج گرم تر نہیں ہے اگر قلب وعضلات کا مزاج گرم تر ہوتا تو اس کی گرمی وحرارت سے تو خشکی پیدا ہونے کی بجائے خشکی کو ختم ہونا چاہیے تھا جیسا کہ جگر کی تحریک اور حرارت سے عضلاتی تحریک کی خشکی ختم ہو جاتی ہے نیز قلب وعضلات کا ذاتی مزاج اگر گرم تر ہو تو عضلات کی دونوں تحریکوں کا خشکی سے تعلق کیسے قائم کیا جا سکے گا۔خشکی کی کیفیت سے تو پھر کسی مفرد عضو کا تعلق قائم نہیں ہو سکے گا۔

(5) حکیم صاحب نے سودا کو مٹی کے رکن کی خلط لکھا ہے جبکہ صابر ملتانیؒ الحاقی مادہ کو مٹی کے رکن کی خلط قرار دیتے ہیں۔صابر ملتانیؒ لکھتے ہیں۔''بنیادی خلیات کی بناوٹ لیسدار اور ریشہ دار ارضی مادہ سے ہوتی ہے جو خاکی مادہ کہلاتا ہے--------یہی مادہ جب اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے تو ہڈی بن جاتی ہے۔نسیج الحاقی میں اسی قسم کے بنیادی خلیے پائے جاتے ہیں جن کی بناوٹ میں یہی خاکی مادہ ہوتا ہے۔بچپن میں الحاقی مادہ جسم میں بہت کم ہوتا ہے اور اسی وجہ نسیج الحاقی میں سختی نہیں پائی جاتی۔چالیس سال کے بعد ایک طرف الحاقی نسیج یا خاکی مادہ زیادہ سخت ہونا شروع ہو جاتا ہے دوسرے نئے خلیات کی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔(تحقیقات اعادہ شباب صفحہ ۳۸۵-۳۸۶)

''صابر ملتانی کے اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ الحاقی مادہ ہی ارضی وخاکی مادہ ہے اس لیے مٹی کی خلط الحاقی مادہ ہی ہو سکتا ہے۔سودا کو مٹی کی خلط قرار دینا درست نہیں۔

(جاری ہے)

بقیہ: مسلمانوں کی سائنسی خدمات

انجام دیے وہ اسلام سے منحرف ہو کر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام پر عمل کر کے دیے اور اب بدقسمتی سے اسلام کے اصولوں سے انحراف کر کے زندگی کے ہر میدان میں ذلت اور رسوائی کا شکار ہیں۔ (جاری ہے)

Scanned by CamScanner

سبے معجزہ دنیا میں ابھرتی نہیں قومیں
جو ضرب کلیمی نہیں رکھتا وہ ہنر کیا

ماہنامہ

اسرار تجدید طب فیصل آباد

زیر اہتمام: تجدید طب فاؤنڈیشن پاکستان

جلد یازدہم (11) | مئی 2019ء | شمارہ نمبر 5

Scanned by CamScanner

ہوا کا مزاج ایک وضاحت

حکیم سید حبیب الرحمٰن خیر پور ٹامیوالی (بہاولپور)

(6) بعض اطباء نے خلط سودا کا بنیادی اعضا سے تعلق قائم کیا ہے۔ حالانکہ صابر ملتانیؒ کی تحقیقات کے مطابق بنیادی اعضاء سے سودا نہیں الحاق مادہ کا تعلق قائم ہے۔ راقم کی نظر سے سرسری تلاش میں ایسے بارہ مقام گزرے ہیں۔ جہاں صابر ملتانیؒ نے بنیادی اعضا سے الحاقی مادہ کا تعلق قائم کیا ہے صابر ملتانیؒ لکھتے ہیں۔

1. ”نسیج الحاقی سے ہڈی، ناخن، رباط، وتر اور بال تیار ہوتے ہیں“ (فرنگی طب ۲۵۴)(۳)(۴)(۵)۔ سوزش واورام صفحہ ۳۵۹، ۳۶۹، ۳۷۰۔ (۶)۔ امراض وعلامات ۵۴۰۔ (۷)۔ علاج بالغذا صفحہ ۶۹۴۔ (۸)۔ علم الادویہ صفحہ ۸۵۸۔ (۹)۔ تحقیقات المجربات صفحہ ۸۵۔ (۱۰)۔ اعادہ شباب صفحہ ۴۰۵۔ (۱۱)۔ کیا بڑھاپا قابل علاج ہے؟ صفحہ ۴۴۶، ۴۴۷۔ (۱۲)۔ نزلہ زکام وبائی ۶۳۱۔

ان متعدد حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ صابر ملتانی کی تحقیقات کے مطابق بنیادی اعضا سے خلطی طور پر سودا نہیں بلکہ الحاقی مادہ کا تعلق قائم ہے اور الحاقی مادہ ہی سردی کی کیفیت غالب ہونے کی وجہ سے بنیادی اعضا سے مطابقت رکھتا ہے جیسا کہ صابر ملتانی لکھتے ہیں۔

”اعضا میں سب سے زیادہ سرد ہڈی پھر کری پھر رباط ہیں“ (تحقیقات مبادیات طب صفحہ ۱۰۶)۔

سودا کا تعلق صابر ملتانی کی تحقیقات کے مطابق عضلات سے قائم ہے جیسا کہ نمبر ۴ کے اقتباسات سے واضح ہے۔

(7) بعض اطباء نے سودا کا مزاج سرد خشک قرار دیا ہے۔ حالانکہ سرد خشک مزاج سودا کا نہیں ہے بلکہ الحاقی مادہ کا مزاج سرد خشک ہے۔ صابر ملتانیؒ لکھتے ہیں۔

”اعضا میں سب سے زیادہ سرد ہڈی پھر کری پھر رباط ہیں“۔ (تحقیقات مبادیات طب صفحہ ۱۰۶)

اس سے معلوم ہوا کہ الحاقی مادہ سے بنے اعضا میں ہی سردی کی کیفیت غالب ہے۔ اس لیے سرد خشک مزاج رکھنے والی خلط سودا نہیں ہے بلکہ الحاقی مادہ کا مزاج سرد خشک ہے اس کے برعکس سودا کے مزاج میں خشکی کی کیفیت غالب ہے جیسا کہ نمبر ۴ کے اقتباسات سے واضح ہوتا ہے سودا میں سردی کی کیفیت کو غالب قرار دینا صابر ملتانیؒ کی تحقیقات کے مطابق نہیں ہے۔

(8) بعض اطباء نے پانی اور اس کی خلط بلغم کا مزاج سرد تر لکھا ہے حالانکہ صابر ملتانیؒ کی تحقیقات کے مطابق پانی اور بلغم (کھار) کا مزاج سرد تر نہیں بلکہ تر سرد ہے اس میں تری کی کیفیت سردی پر غالب ہے۔

Scanned by CamScanner

(علاج بالغذا صفحہ ۶۸۹،علم الادویہ صفحہ ۸۲۹،ملیریا کوئی بخار نہیں صفحہ ۵۳۹)

بعض اطباء نے اخلاط کی تعین اور ان کے مفرد اعضاء سے تعلق اور مزاج سے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا ہے یہ طب یونانی کا موقف ہے جسے صابر ملتانی ؒ نے طب یونانی کے حوالہ سے تحقیقات المجربات صفحہ ۸۶،۸۵۔اور سوزش واورام صفحہ ۳۵۳ پر تحریر کیا صابر ملتانی ؒ کی تحریر کا سیاق وسباق اس بات کو بخوبی واضح کر رہا ہے اس لیے انہیں طب یونانی کے نظریات تو کہا جاسکتا ہے مگر انہیں صابر ملتانی ؒ کی تحقیقات قرار دینا اور صابر ملتانی ؒ کی تحقیقات کے طور پر پیش کرنا درست نہیں ہے صابر ملتانی کی اپنی تحقیقات وہ ہیں جن کا انہوں نے اپنی کتب میں متعدد مقامات پر تذکرہ کیا ہے اور جنہیں ہم ان کی کتب کے حوالہ جات کے ساتھ سابقہ سطور میں پیش کر چکے ہیں۔

جناب حکیم محمد رفیق شاہین صاحب نے ارکان میں ایک ایک کیفیت کی تبدیلی کا ذکر کیا ہے جبکہ صابر ملتانی ؒ نے موسموں کی تبدیلی کے بارے میں تو لکھا ہے کہ ان میں دونوں کیفیات بیک وقت تبدیل نہیں ہوتیں بلکہ پہلے ایک کیفیت اور پھر دوسری کیفیت تبدیل ہوتی ہے مگر ارکان کے بارے میں ایسی کوئی بات صابر ملتانی ؒ کی تحریروں میں راقم کی نظر سے نہیں گزری اس لئے ارکان کی کیفیات کو موسموں کی تبدیلی پر قیاس کرنا درست نہیں ہے۔

آخر میں اطباء کی خدمت میں نہایت مؤدبانہ گزارش ہے کہ

(بقیہ صفحہ 26 پر)

Scanned by CamScanner

محترم اطباء کرام راقم کی طرف سے پیش کردہ صابر ملتانیؒ کی کتب کے اقتباسات پر غور فرمائیں گے اور راقم کی طرف سے اٹھائے گئے سوالات کو بھی پیش نظر رکھیں گے۔

نوٹ: راقم کی رائے ہے کہ طب کے اختلافی مسائل اس تعارفی کتابچہ کے دائرہ کار میں نہیں آتے اس لئے ان پر اس کتابچہ میں اظہار خیال سے مبتدی لوگوں کے ذہن بوجھل اور منتشر ہوں گے ان مسائل کو طبی ماہ ناموں میں طے کرنا ہی زیادہ مناسب ہے۔ راقم نے اسی خیال سے جناب حکیم محمد رفیق شاہین صاحب سے فون پر تقریظ میں یہ اختلافی حصہ شامل نہ کرنے کی اجازت چاہی تھی مگر ان کا حکم ہے کہ ان کی تقریظ کو من وعن شائع کرنا ہے۔ اس لئے اپنی اس وضاحت اور اظہار خیال کو شامل کتاب کرنا پڑا۔

Scanned by CamScanner